

46588 - بنك البلاد میں شراکت کرنے کا حکم

سوال

بنك البلاد میں شراکت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بنك البلاد کے ہاں اہل فقہ حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی بنا رکھی ہے جو مسائل میں ریسرچ کرتی ہے، اور بنك البلاد نے کئی بار یہ اعلان بھی کیا ہے کہ وہ ایک اسلامی بنك ہوگا، اور اس کے نظام کی دیکھ بھال اور نگرانی ہوتی رہتی ہے، اس لیے اگر تو وہ شریعت اسلامیہ کے موافق ہو اور شروع کرتے وقت اس کے سارے اعمال شریعت اسلامیہ کے موافق ہوں تو اس میں شراکت کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اور اس کا ثبوت اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک اس شرعی کمیٹی کے متعبر اور ثقہ افراد سے دریافت نہ کر لیا جائے، اور اس بنك کے شروع ہونے کے بعد اس میں ہونے والا اعمال اور لین دین کی چھان بین نہ کر لی جائے.

لہذا جسے بھی اس نظام اور جاری اعمال کے جواز کا علم اس کے لیے اس میں شراکت کرنا جائز ہے.

بنك کی شرعی کمیٹی نے درج ذیل فیصلہ اور قرار پاس کی ہے:

شرعی بنك کمیٹی کی قرار نمبر (100) بتاریخ 1 / 1 / 1426 ہجری.

بسم الله الرحمن الرحيم

رب العالمين و الصلاة والسلام على سيد المرسلين و الآخرين نبينا محمد و على آله و صحبه اجمعين.

سب تعريفات الله رب العالمين کے لیے ہیں، اور سب رسولوں کے سردار ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور سب صحابہ کرام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں.

اما بعد:

بنك البلاد میں شرعی کمیٹی نے اپنے اجلاس نمبر (100) جو کہ بروز جمعرات الموافق 1 / 1 / 1426 ہجری میں منعقد ہوا میں بنك البلاد میں شراکت کے حکم کے متعلق کئی قسم کے آنے والے سوالات پر غور و خوض کرنے کے بعد

درج ذیل قرار پاس کی:

اول:

بنك البلاد میں شراکت کرنی جائز ہے؛ کیونکہ بنك البلاد شرعی سیاست کے تابع ہے، اس پر اپنے سارے اعمال شرعی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے لازم ہیں، اور شرعی کمیٹی کے فیصلوں پر عمل کرنے کا بنك پابند ہے اور شرعی نگران کمیٹی ان فیصلوں پر اپنی نگرانی میں عمل کرائیگی بنك کی شرعی سیاست یہ بیان کرتی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جب سے بنك کی تاسیس ہوئی ہے اس وقت سے بنك البلاد اپنے اوپر بنك کے سب معاملات میں شریعت مطہرہ کو لاگو کرنے کا التزام کر رہا ہے، اسی طرح اس نے اپنے کندھوں پر شرعی مقاصد اور اسلامی اقتصادیات کی غرض و غایت کا خیال رکھنے کا التزام بھی کر رکھا ہے۔

اس قیمتی ہدف کو پورا کرنے کے لیے بنك نے اپنے نظام میں ایک مستقل شرعی کمیٹی کا وجود رکھا ہے جو بنك کے سب اداروں سے علیحدہ اور مستقل ہے، بنك اس کے سامنے اپنے سارے معاملات رکھتا ہے؛ تا کہ ان اعمال کو پرکھا جا سکے کہ یہ شرعی احکام کے کتنے موافق ہیں، اس جگہ درج ذیل کچھ اشارے کرنا مناسب معلوم ہوتے ہیں:

1 - شرعی کمیٹی کے فیصلے اور قرار بنك کے ہر ادارے اور آفس پر لازم ہونگے۔

2 - کوئی پروگرام یا کام بھی شرعی کمیٹی پر پیش کیے اور اس کی موافقت حاصل کرنے کے بغیر کھاتہ داروں کے سامنے پیش نہیں کی جائیگی۔

3 - بنك کے اعمال کی نگران کمیٹی اس بات کا یقین کریگی اور خیال رکھے گی کہ آیا اس کے اعمال اور کام کمیٹی کے فیصلوں کے مطابق ہیں اور اس کی ذمہ دار شرعی نگران کمیٹی ہوگی۔

4 - شرعی کمیٹی اپنے پروگرام اور اعمال کو اس طرح ترقی دیگی کہ وہ شرعی قواعد اور اصول و ضوابط کے موافق ہوں، اور شرعی اقتصادیات کی غرض و غایت کے اہداف پورے کرتے ہوں۔

5 - شرعی کمیٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ بنك اور معاشرے کے مختلف شعبہ جات میں اسلامی بینکاری کی فضاء اور رجحان پھیلائے " ا ہ

شرعی عمل کمیٹی نے اس سیاست کی تنفیذ اپنی تشکیل کی ابتدا ربیع الآخر 1425 ھ میں ہی شروع کر دی تھی، اس نے بنك کے اساسی نظام اور تاسیسی معاہدے، اور بنك کے تعارفی لیٹریچر اور بروشر، اور شراکت کے نمونوں، اور شراکت میں شریک بنکوں کے ساتھ معاہدہ جات، اور شراکت کے مینجر کے ساتھ بنك کے معاہدے کا تفصیلی مطالعہ کیا تو اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس میں شراکت اور اس کے ساتھ لین دین کرنے میں مانع اور عدم جواز پر دلالت

کرتا ہو۔

اور شرعی کمیٹی بنک کے کئی ایک معاہدوں اور اس کے سرٹیفکیٹ کے مطالعہ اور چھان بین سے فارغ ہوئی اور بنک کے معاملات کے لیے کئی ایک شرعی ضوابط مقرر کیے۔

دوم:

اجازت کے بعد حصص مارکیٹ میں بنک البلاد کے حصص کی خرید و فروخت جائز ہے؛ کیونکہ بنک ایسی موجودہ اشیاء کا مالک ہے جو شرعاً معتبر ہیں، جن میں یہ اشیاء ہیں:

بنک کے لیے لین دین کرنے کا لائسنس، بنک کے مرکزی دفتر کی عمارت، اور بنک کئی ایک شاخیں جس میں ضروری ساز و سامان موجود ہے جس میں چھ سو سے زائد ملازمین کام کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی کئی ایک آلات اور نظام ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کیش کمپنی کے ساتھ کئی ایک معاہدے بھی ہیں، اور پوری دنیا میں ایک سو سے زائد بنکوں کے ساتھ بھی معاہدہ جات۔

اور اس لیے کہ حصص کا لین دین کرنے کے بعد حصص کی قیمت میں تغیر و تبدل کا کلی طور پر موجود اشیاء کی قیمت ارتباط نہیں جو کمپنی کے پاس ہیں، یا مطلوب ہیں، بلکہ اس میں کئی ایک دوسرے عوامل موثر ہوتے ہیں، مثلاً عمومی حصص کی پیشکش اور مانگ کا انڈیکس، اور معنوی حقوق وغیرہ۔

سوم:

شراکت دار کے جائز نہیں کہ وہ شراکت میں کسی اور کا نام استعمال کرے، چاہے وہ کسی عوض کے بدلے ہو جو نام والے شخص کو ادا کیا جائے، یا بغیر عوض اور مقابل کے ہو، کیونکہ اس میں اس حد سے تجاوز جس نظام کے اعتبار سے وہ مستحق ٹھہرتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ نظام میں چلنے اور اس کا التزام کرنے والے دوسرے افراد پر ظلم اور زیادتی ہے، جبکہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ حصص کے حصول کے لیے سب شراکت داروں کے لیے برابر فرصت ملنی چاہیے، اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے کہ ہر شراکت دار کے لیے ایک حد مقرر کی دی جائے جس سے وہ تجاوز نہ کرے۔

لہذا کسی دوسرے کا نام استعمال کرنے سے منع کرنا اس شرعی سیاست میں شامل ہوتا ہے جو مقاصد شرعیہ کے ساتھ متفق ہے کہ مال سب لوگوں کے ہاتھ میں ہو چاہے وہ فقیر ہو یا امیر، نہ کہ وہ صرف ایک قلیل سے گروہ اور افراد کے ہاتھوں میں ہی گھومتا رہے، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ایسا کرنا (یعنی کسی کا نام استعمال کرنا) تدلیس اور دھوکہ کی ایک قسم ہے، جو کہ طرفین کے مابین لڑائی جھگڑے کا باعث ہے۔

چہارم:

شراکت دار کے لیے شراکت کی قیمت بطور قرضہ حسنہ لینا جائز ہے جو بغیر کسی زیادتی کے اتنی رقم ہی واپس کریگا، اور اگر وہ قرض واپسی میں زیادہ واپس کرنے کے ساتھ مشروط ہو تو یہ حرام ہے، چاہے واپسی میں زیادتی تناسب کے لحاظ سے ہو یا پھر کسی علیحدہ مبلغ کی شکل میں اور چاہے اسے تمویل بنکی یا تسہیل (آسان بنکنگ) وغیرہ کا نام دیا گیا ہو، کیونکہ یہ سود میں شامل ہوتا ہے۔

اور اس کے عوض میں اس شراکت دار کے لیے جس کے پاس کافی مال نہ ہو مال والے کے ساتھ شراکت کے معاہدے میں شریک ہونا جائز ہے، اور اس کے بعد خرید و فروخت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا نفع وہ آپس میں حسب اتفاق تقسیم کریں گے، شرط یہ رکھی جاتی ہے کہ ہر ایک کے مشروط نفع کا حصہ معلوم ہو، مثلاً یہ کہے کہ: یہ مال لو اور اس سے حاصل ہونے والے نفع میں سے بیس فیصد (20 %) آپ کا اور اسی فیصد (80 %) میرا لیکن اگر آپ ان دونوں میں سے حصہ کی مبلغ اور علیحدہ رقم کے ساتھ تحدید کریں تو یہ جائز نہیں۔

مثلاً کوئی یہ کہے کہ: یہ مال لو اور اس سے شراکت کا کاروبار کرو اور آپ کو نفع میں سے ایک ہزار ریال اور اس سے جو زائد ہو وہ میرا؛ کیونکہ یہ مشارکت کے نفع میں قطعی اور فکس ہے، ہو سکتا ہے ان حصص میں صرف مذکورہ بالا رقم ہی نفع حاصل ہو، یا پھر اس سے بھی کم، یا پھر بہت زیادہ نفع ہو تو وہ اسے دھوکہ اور غبن محسوس کرے۔

اور یہ کوئی مخفی نہیں کہ مال کے مالک کا شراکت کے معاہدے میں اس شخص کے ساتھ شامل ہونا جو حصص کو اپنے نام لکھوائے گا یہ ان دونوں کے مابین زیادہ عدل و انصاف پر ہو گا کہ مال والا سارے نفع کا خود مالک بن جائے، اور خاص کر اس مشارکت میں ایسی کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی جو نظام کے اعتبار سے مانع ہو۔

کمپنیوں کے نظام میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دو اشخاص یا اس سے زیادہ ایک حصہ کے مالک اس شرط پر ہو سکتے ہیں کہ وہ کمپنی کے مقابلہ میں ایک ہی شخص کے نام لکھا گیا ہو۔

اور آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ بنك البلاد کے ذمہ داران کو شرعی احکام کی پابندی کرنے کی توفیق عطا کرے، اسی طرح ہم شراکت والی کمپنیوں کے ذمہ داران کو اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ سرمایہ کاری اور مالداروں میں حرام معاملات سے دور رہیں، اور شئر بازار اور مارکیٹ میں کام کرنے والوں کو بھی اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ شرعی احکام کی پابندی کرنے والی کمپنیوں کی مدد کریں۔

اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے، اور اللہ کی رضا مندی والے کام کرنے کی توفیق بخشے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

بنك البلاد شرعى كمىٲى كى اركان

الشيخ اسٲاد ااكٲر عبد الله بن موسى العمار

الشيخ ااكٲر عبد العزيز بن فوزان الفوزان

الشيخ ااكٲر يوسف بن عبد الله الشبلى.

الشيخ ااكٲر محمد بن سعود العصىمى

والله اعلم .